بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مساجد کے آداب

وَّ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ۙ﴿۱۹﴾

(الجن:19)

اور یقیناً مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا

(مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ، حدیث 1076)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک شہروں کی بہترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور شہروں کی بدترین جگہیں اس کے بازار ہیں۔

مسجد کا سب سے پہلا ادب تو یہی ہے کہ اسے صرف ذکرِ الٰہی اور اعلیٰ دینی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔

رسول ﷺ نے اس بارہ میں تفصیلی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

اللہ کے گھروں سے دور رکھو اپنے چھوٹے بچوں کو، دیوانوں کو، اپنے خرید و

فروخت کے معاملات کو، اپنے جھگڑوں کو، اپنی آواز بلند کرنے کو، اپنی حدود کی تنفیذ کو اور اپنی تلواریں کھینچنے کو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب المساجد باب مایکرہ فی المساجد حدیث نمبر 742)

مسجد کا دوسرا ادب اس کی صفائی اور نظافت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دو عظیم نبیوں حضرت ابرہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو فرمایا اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰکِفِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (البقرہ:126)

میرے گھر کو صاف رکھو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے امت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا۔

(ابو دائود کتاب الصلوٰۃ باب اتخاذ المساجد فی الدور حدیث نمبر 384)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے دیواروں پر تھوک کے دھبے تھے۔ آپؐ نے کھجور کی ٹہنی لے کر تمام دھبے اپنے ہاتھ سے مٹائے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب حک البزاق بالید من المسجد حدیث نمبر 391)

ایک خاتون ام محجن مسجد نبویؐ کی خدمت کرتی تھیں۔ ایک رات وہ فوت ہوگئیں۔ صحابہ نے رسول کریم ﷺ کی تکلیف کا خیال کرکے آپ کو اطلاع نہ دی اور انہیں دفن کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے چند دن اسے نہ دیکھا تو صحابہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ صحابہ نے واقعہ بتایا تو آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے

اوراس کے لئے دعا کی۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب کنس المسجد حدیث نمبر 438)

ایک روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے مسجد کی صفائی کی بدولت اس عورت کو جنت میں دیکھا ہے۔

(الترغیب والترھیب کتاب الصلوۃ الترغیب فی تنظیف المساجد)

آنحضور ﷺ اکثر تحریک فرماتے تھے کہ خاص طور پر اجتماعات کے مواقع پر مسجدوں کی صفائی کا کاص خیال رکھا کریں اور ان میں خوشبو جلایا کریں تا کہ ہوا صاف ہو جائے۔ (مشکوۃ کتاب الصلاۃ)

مسجد کا تیسرا ادب اس کی زینت کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:32)

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو۔ زینت ساتھ لے جانے سے مراد ظاہری پاکیزگی کے علاوہ دل کا تقوٰی اور پاک خیالات بھی ہیں اور یہ بھی مراد ہے کہ صاف ستھرے کپڑے پہنو اور خوشبو وغیرہ لگا کر جاؤ اور مساجد کے ماحول کو بھی معطر کرو۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

مسجد کے دروازوں کے قریب طہارت خانے بناؤ اور جمعہ وغیرہ کے موقع پر مساجد میں خوشبو کی دھونی دیا کرو۔

(ابن ماجہ کتاب المساجد باب مایکرہ فی المساجد حدیث نمبر: 742)

جمعہ اور عیدین وغیرہ کے موقع پر لوگ کثرت سے مساجد اور دیگر مقامات پر جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے خصوصیت سے رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ جمعہ

کے دن ضرور غسل کیا جائے۔ دانت صاف کئے جائیں۔ اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو لگائی جائے۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب فضل الغسل یوم الجمعہ والدھن للجمعہ حدیث نمبر: 830)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بہت کثرت کے ساتھ خوشبو استعمال کرتے تھے۔ جس جگہ جمعہ کے دن حضور نماز میں سجدہ کرتے تھے وہاں سے بعد میں کئی کئی دن تک خوشبو آتی رہتی تھی۔ (سیرۃ المہدی جلد2 صفحہ 20)

رسول کریم ﷺ نے مسجد میں آنے سے قبل ان تمام چیزوں کے استعمال سے روک دیا جو بدبو پیدا کرتی ہیں۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب مایکرہ من الثوم حدیث نمبر: 5031)

رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے ساتھ مسواک کا استعمال پسند فرمایا:

(بخاری کتاب الجمعہ باب السواک یوم الجمعہ حدیث نمبر: 838)

مسجد کا ایک ادب دعاؤں کے ساتھ مسجد میں داخلہ اور دعاؤں کے ساتھ خروج ہے۔ چنانچہ آپ نے مسجد میں داخل ہونے کے وقت ہمیں یہ دعا سکھائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اور مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا سکھائی:

(ابن ماجہ ابواب المساجد باب الدعاء عند دخول المسجد)

بِسْمِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

ذَنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

مسجد کا ایک ادب یہ ہے کہ نماز کے لئے اول وقت میں حاضر ہوا جائے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ کی خاطر چالیس دن باجماعت نمازوں میں تکبیرِ اولیٰ میں شرکت کی اس کے لئے دو چیزوں سے بریت لکھی جائے گی۔ آگ سے بریت اور نفاق سے بریت۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ حدیث نمبر: 224)

اور اگر نماز میں تاخیر ہو جائے تو وقار کو ملحوظ رکھا جائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس میں دوڑ کر شامل نہ ہوا کرو بلکہ وقار اور سکینت سے چل کر آؤ۔ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب المشی الی الجمعتہ حدیث نمبر:857)

ایک ادب یہ بھی ہے کہ نماز میں صفیں سیدھی بنائی جائیں اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوجائے۔

حضرت عبداللہ زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جو لوگ صفوں میں اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد 2 صفحہ 91)

نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا بھی آداب مساجد میں سے ہے۔

ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں جلدی جلدی نماز پڑھی تو

رسول اللہؐ نے اسے فرمایا: تمہاری نماز نہیں ہوئی پھر اسے نماز پڑھنے کا طریق سکھایا۔ فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر حسبِ توفیق قرآن کی تلاوت کرو۔ پھر پورے اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سجدہ کے بعد اطمینان کے ساتھ بیٹھو۔ اسی طرح ساری نماز ٹھہر ٹھہر کر سنوار کر پڑھو۔

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءۃ للامام حدیث نمبر: 642)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا نہیں چاہیئے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: یہ شیطان کی ایک جھپٹ ہے جو وہ بندے کی نماز پر مارتا ہے اور اس میں سے کچھ لے لیتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب الالتفات فی الصلوٰۃ حدیث نمبر: 709)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

" مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزہ سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے...... صفیں اُٹھا کر صفائی کی جائے...... جالوں کی صفائی کی جائے، پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آ رہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔ غرض جب آدمی مسجد کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آ گیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اور جن مساجد میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے، لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بُو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعہ کے دن تو بہر حال صفائی ہونی چاہئے اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی

صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔''

(خ رجلد2 صفحہ 272)

پھر آپ فرماتے ہیں:

'' پھر زینتِ ظاہری کے بارے میں اور نماز میں توجہ رکھنے کی وجہ سے وضو کا بھی حکم ہے۔ اس سے ایک تو صفائی پیدا ہوتی ہے، دوسرے ذرا آدمی اکٹھو ہو جاتا ہے، وضو کرنے سے اَور توجہ سے نماز پڑھتا ہے۔ اور خاص طور پر جمعہ کے دن تو نہا کر آنے کو پسند کیا گیا ہے۔ تو بہر حال مقصد یہ ہے کہ ظاہری طور پر بھی صفائی کا خیال رکھو تو روح کی بھی صفائی کی طرف توجہ ہوگی، اللہ تعالیٰ کی خشیت اور تقویٰ دل میں پیدا ہوگا۔'' (خ رجلد1 صفحہ 364)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اُمور کا خاص خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک مساجد کے آداب کا پورا پورا خیال رکھنے والا بن جائے آمین۔